Importance of the Haq Mehr (Dowry)

"This is a woman's right. It should be paid firstly at the time of Nikah or afterwards"

(Promised Messiah عليه السلام)

Published by

National Umūr Amma (General Affairs) Department
United States

The Holy Qur’an and Dowry (Haq Mehr):

Dowry (Haq Mehr) – The money [or gift] a husband either gives or promises to give to his wife; it is announced at the time of nikah. The dowry is a mandatory gift from the husband to the wife. Allāh Almighty says in Surah An-Nisa' (4:25):

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ
مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٥﴾

“And forbidden to you are married women, except such as your right hands possess. This has Allah enjoined on you. And allowed to you are those beyond that, that you seek them by means of your property, marrying them properly and not committing fornication. And for the benefit you receive from them, give them their dowries, as fixed, and there shall be no sin for you in anything you mutually agree upon, after the fixing of the dowry. Surely, Allāh is All-Knowing, Wise.”

”اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں سوائے ان کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے تم پر فریضہ ہے۔ اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس کے علاوہ ہے کہ تم (انہیں) اپنانا چاہو، اپنے اموال کے ذریعہ اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے حیائی اختیار کرتے ہوئے۔ پس اُن کو اُن کے مہر فریضہ کے طور پر دو اس بنا پر کہ جو تم اُن سے استفادہ کر چکے ہو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو تم مہر مقرر ہونے کے بعد (کسی تبدیلی پر) باہم رضامند ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔“

Allāh Almighty further says in Surah Al-Baqarah (2:237):

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى
الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٧﴾

“It shall be no sin for you if you divorce women while you have not touched them, nor settled for them a dowry. But provide for them — the rich man according to his means and the poor man according to his means — a provision in a becoming manner, an obligation upon the virtuous.”

”تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چُھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو۔ اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحبِ حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ (یہ) معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو (یہ) فرض ہے۔“

The Holy Prophet (Peace and blessings of Allah be upon him) and Dowry:

The Holy Prophet (ﷺ) was most specific about this matter. Once, the matter of an Ansari man was brought to his attention. The man said that he had divorced his wife before settling on Haq Mehr and before consummating the marriage. The Prophet (ﷺ) asked him if he had anything to give; he answered no. So, the Prophet (ﷺ) told him that if he had nothing else to give, then he should give her the cap he wore.

[Roohul Ma'ani Vol.1, Page 145-146]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی کس حدتک پابندی فرمائی اس کا اظہار ایک حدیث سے ہوتا ہے۔ایک دفعہ ایک انصاری نے شادی کی اور پھر اس عورت کو چھونے سے پہلے سے طلاق دے دی اوراس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ معاملہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے احسان کے طور پر اُسے کچھ دیا ہے ؟ تو اس صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ! میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں کہ میں اسے کچھ دے سکوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کچھ نہیں ہے تو تمہارے سر پر جو ٹوپی پڑی ہوئی ہے وہی دے دو۔

A Warning: Hazrat Abu Hurairah (ra) relates that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) said: Whoever sets a dowry for a woman and intends that he will not give it to her, then he is an adulterer, and whoever takes a loan with the intention of not paying it. If so, I consider him a thief.

[Majmaul Zowaid Volume 4, Page 131]

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس کسی نے قرض اس نیت سے لیا کہ ادا نہ کرے گا تو میں اسے چور شمار کرتا ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 131)

Set Dowry According to Your Means: Hazrat Abu Hurairah (ra) relates that a person from the Ansar came to the Holy Prophet (ﷺ) and said I have sent a proposal of marriage to a woman.

The Holy Prophet (ﷺ) asked him if he had seen her since the Ansar looked for something particular in women. He replied that yes he had. The Holy Prophet (ﷺ) asked how much Haq Mehr had he decided to give? He replied, 33 "Four Uqiya of silver (one Uqiya is 1.2 ounce)."

The Holy Prophet (ﷺ) asked, "Four Uqiya? So, are you going to dig through the corner of this mountain to give her four Uqiya of silver? I don't have that much to give you. However, I can send you on a campaign so you are able to earn some spoils [from a war]."

Then the Holy Prophet (ﷺ) sent a squadron to Bani Abbas and sent him with them.

[Sahih Muslim, Book of Nikah]

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کوئی چیز ہوتی ہے۔ اس نے کہا میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو مہر کیا رکھ رہے ہو؟ اس نے کہا چار اوقیہ چاندی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا چار اوقیہ؟۔ سوال کیا۔ چار اوقیہ گویا تم اس پہاڑ کے گوشے سے چاندی کھود کر اسے دوگے۔ ہمارے پاس اتنا نہیں ہے جو ہم تجھے دیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہیں کسی مہم پر بھجوا دیں وہاں سے تم کچھ مال غنیمت حاصل کر لو۔ پھر آپ نے ایک دستہ بنی عبس کی طرف بھجوایا تو اس شخص کو اس میں شامل کیا۔

The point here is that the Holy Prophet (ﷺ) did not approve of a Haq Mehr that is beyond one's means.

Hazrat Khalifatul Masih V [aba] described this point in his Friday Sermon, dated November 25, 2005 and he says:

"Another issue, which is being raised, is setting the amount of the Haq Mehr (dowry given by bridegroom to bride). If, God forbid, the marriage fails for some reason, very often the man delays paying it. Then action is taken against him because of that. Therefore, you should think carefully before setting the Haq Mehr amount, so it is not as a means to show off but what can actually be paid. It should not be set as a large amount merely to show off to the world and then later on cause conflict in society."

[Friday Sermon November 25, 2005]

تو دیکھیں مہر کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ طاقت سے بڑھ کر ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی بات کو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005 میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پھر شادی بیاہوں میں مہر مقرر کرنے کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ یہ بھی رہتا ہے ہر وقت۔ اور اگر کبھی خدانخواستہ کوئی شادی ناکام ہو جائے تو پھر لڑکے کی طرف سے اس بارے میں لیت و لعل سے کام لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے پھر ان کے خلاف ایکشن بھی ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے ہی سوچ سمجھ کر مہر رکھنا چاہئے دنیا کے دکھاوے کے لئے نہ رکھنا چاہئے بلکہ ایسا ہو جو ادا ہو سکے۔ ایسا مہر مقرر نہ ہو، جیسا کہ میں نے کہا، صرف دکھاوے کی خاطر ہو اور پھر معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والا ہو۔"

What If My Wife Says I Don’t Have to Give Haq Mehr?

Once, a Companion of the Promised Messiah as said, “My wife has forgiven me her Haq Mehr.” The Promised Messiah as asked if he had placed it in her hand. He replied, “No.” The Promised Messiah as said, “Go and place it in her hand and then it is acceptable if she forgives it.” When the Companion returned he said, **“I placed it in her hand and she refused to give it back to me.”** The Promised Messiah as said, “This should be the way.”

[Talkees Al Izhar Iazwatul Khumar, page 160]

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک صحابی نے کہا کہ حق مہر میری بیوی نے واپس کر دیا ہے۔ معاف کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جا کے پہلے بیوی کے ہاتھ پر حق مہر رکھو، پھر اگر وہ واپس کرتی ہے تب حق مہر معاف ہوتا ہے۔ نہیں تو نہیں۔ بے چارے کی دو بیویاں تھیں۔ خیر انہوں نے قرض لے کر جا کر جب دونوں کے ہاتھ میں برابر کا حق مہر رکھ دیا اور کہا کہ واپس کر دو، تم معاف کر چکی ہو۔ انہوں نے کہا ہم تو اس لئے معاف کر چکی تھیں کہ ہمارا خیال تھا کہ تمہیں دینے کی طاقت نہیں ہے اور تم نہیں دو گے۔ تو کیونکہ اب تو تم نے دے دیا ہے تو دوڑ جاؤ۔ وہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئے تو آپ بڑے ہنسے اور آپ نے کہا ٹھیک ہے، ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

What if Wife Passes Away and Haq Mehr Hasn’t Been Given?

Hazrat Khalifatul Maish V aba stated in his Friday Sermon, dated November 25, 2005 that:

“I must mention another issue here. Yesterday I received a letter from a Bangladeshi Ahmadi who wrote: “My wife has passed away and I had not paid her Haq Mehr. What should I do now?” A similar question was raised at the time of the Promised Messiah as. A person said that his wife had passed away and he had not yet paid her Haq Mehr nor asked her to forgive it. What should he do now? The Promised Messiah as gave the verdict and said:

> **“Haq Mehr is part of her estate and is a loan to you. You should pay it and it should be divided according to the division of inheritance with her other property. There is a share for her husband as well. The other option is to offer it as charity in her name.”**

[Fatwa Hazrat Masih Mau’ud, page 148]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005 میں فرماتے ہیں:

اور پھر اسی ضمن میں ایک اور بات بھی بیان کر دوں کیونکہ کل ہی بنگلہ دیش سے ایک نے خط لکھ کر پوچھا تھا کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے اور مہر میں نے ادا نہیں کیا تھا تو ایسی صورت میں اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ تو اسی قسم کا ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے میں نے نہ مہر اس کو دیا ہے نہ بخشوایا ہے۔ اب کیا کروں۔ تو آپ نے فتویٰ دیا، فرمایا کہ

”مہر اس کا ترکہ ہے اور آپ کے نام قرض ہے۔ آپ کو ادا کرنا چاہیئے اور اس کی یہ صورت ہے کہ شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس میں ایک حصہ خاوند کا بھی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔“

Divorcing and Trying to Escape the Haq Mehr:

Hazrat Khalifatul Masih V [aba] says:

"Islām has laid down various injunctions to secure the future of a woman. One of these is that a Haq Mehr (dowry) should be fixed for her at the time of Nikah which the husband is obligated to pay. Some people have a misunderstanding that Haq Mehr is only to be paid in case of divorce or separation."

Huzoor (May Allāh be his Helper) further said that **"it is essential to hand over the Haq Mehr (dowry) to the wife before she chooses to forego it."**

[Friday Sermon April 1, 2016]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اسلام میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ایک یہ بھی ہے کہ جب اس کی شادی ہو تو اس کے لئے حق مہر رکھا گیا ہے۔اس لئے اس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ہی حق مہر ادا کرنا ہے''

اس متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزی مزید فرماتے ہیں کہ ''پس عورتوں سے معاف کرانے سے پہلے ان کو مہر دیا جانا ضروری ہے''

Don't Demand Her to Forego Haq Mehr:

Our beloved Imam Hazrat Khalifatul Masih V [aba] says:

"There is another issue regarding the Haq Mehr payment. Once a question was raised before the Promised Messiah [as] that a woman would not forgo her Haq Mehr (after the wedding, the in-laws wanted her to forgo it). The Promised Messiah [as] said, **This is a woman's right. It should be paid firstly at the time of Nikah or afterwards.** In Punjab and India, it is [considered] a benevolent act on the part of women if they forgo their Haq Mehr to their husbands before or at the time of death. This is only a custom."

[Friday Sermon November 25, 2005 / Malfoozat, Vol.3, p. 606]

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حق مہر کی ادائیگی کے بارے میں ایک اور مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔(شادی کرکے اس کو کہتے ہیں کہ بخش بھی دو) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا **''یہ عورت کا حق ہے۔اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کرنا چاہئے۔** پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر (یعنی عورتوں کی یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر) خاوند کو اپنا مہر بخش دیتی ہیں۔ یہ صرف رواج ہے۔''

Haq Mehr and child-support should be paid by the Husband:

Hazrat Khalifatul Masih V [aba] says: "I will mention another point about divorce: at times, men make matters of divorce drag on and try to prolong it. There are clear and distinct commandments regarding the rights of the wife after a marriage which has lasted a period of time, and also where there are children. When the relationship finally ends in divorce, the rights of the wife are quite clear. Haq Mehr and child-support should be paid by the men. However, Allāh has commanded a man to fulfil the rights of a wife in the instance of a divorce, even when the 'going away' ceremony has not taken place and the marriage has not been consummated."

[Friday Sermon May 15, 2009]

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

میں نے طلاق کا ذکر کیا تھا کہ بعض مرد طلاق کے معاملات کو لٹکاتے ہیں اور لمبا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ایک تو جب شادی ہو جائے کچھ عرصہ مرد اور عورت اکٹھے بھی رہتے ہیں اور اولاد بھی بسا اوقات ہو جاتی ہے۔ پھر طلاق کی نوبت آتی ہے۔ اس کے حقوق تو واضح ہیں جو دینے ہیں مرد کے فرائض ہیں، بچوں کے خرچ بھی ہیں، حق مہر وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیش آ جاتے ہیں جب ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی یا حق مہر مقرر نہیں ہوا ہوتا تب بھی عورت کے حقوق ادا کرو۔

Hazrat Khalifatul Masih V [aba] says at another occasion: "Here in Europe, I see cases where some people think that whatever rights are given by the local laws to the wife are sufficient and there is no need to pay the wife's Haq Mehr. The issue here is that the local laws provide rights primarily for children, if they have any. Even if they provide for the wife, it is for a limited time period. Therefore, in my opinion it is not permissible to demand that the Haq Mehr should not be asked for and that it should be adjusted as part of her legal benefits."

[Friday Sermon November 25, 2005]

ایک اور موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہاں یورپ میں بعض دفعہ ایسے جھگڑے آ جاتے ہیں کہ ملکی قانون جو ہے وہ حقوق دلوا دیتا ہے طلاق کی صورت میں وہ کافی ہے حق مہر نہیں دینا چاہئے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ حقوق بعض دفعہ اگر بچے ہوں تو بچوں کے ہوتے ہیں۔ دوسرے کچھ حد تک اگر بیوی کے ہوں بھی تو وہ ایک وقت تک کے لئے ہوتے ہیں اس لئے بعد میں یہ مطالبہ کرنا کہ حق مہر نہ دلوایا جائے اور حق مہر میں اس کو ایڈجسٹ کیا جائے یہ میرے نزدیک جائز نہیں"

Husband holds a trust to pay his wife Haq Mehr:

Hazrat Khalifatul Masih V [aba] says:

"It should also be remembered that in domestic matters after marriage young men and women have some rights over each other and fulfilling these rights is a trust. A husband holds a trust to pay his wife haq mehr (dowry). Many cases are brought up where in instances of conflict efforts are made not to pay haq mehr. The Holy Prophet (peace and blessings of Allāh be on him) said that a man who has haq mehr fixed at marriage with no intention to pay it is an adulterer and a person who takes a loan with no intention of paying it back is a thief."

[Friday Sermon July 3, 2015]

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’امانتوں کے حق ادا کرنے میں گھریلو باتوں میں سے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکا لڑکی جب شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو ایک دوسرے کے لئے ان کے کچھ حقوق ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی ایک امانت ہے۔ اور ان میں خاوند کے ذمہ جو امانت ہے اس میں مثلاً عورت کا حق مہر ہے جو اسے ادا کرنا چاہئے۔ بہت سارے معاملات آتے ہیں کہ جب جھگڑے پڑ جائیں تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ حق مہر ادا نہ کئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت یہ کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس نے کسی سے اس نیت سے قرض لیا کہ وہ اسے ادا نہیں

If a person wishes to partake of a measure of God's mercy, he has to expand his own mercy:

If the matter goes to the Qadha then it is unnecessarily lengthened; some men will not give divorce, so that in desperation, the wife seeks Khula and the man thus escapes paying the Haq Mehr (dowry). All these matters distance one from Taqwa (righteousness). If a person seeks God's mercy, then he has to demonstrate mercy and reform himself. He should fulfil the rights of his wife and let her live in his house with respect. If a person wishes to partake of a measure of God's mercy, he has to expand his own mercy."

[Friday Sermon May 15, 2009]

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اگر قضاء میں یا عدالت میں مقدمات ہیں تو بلاوجہ مقدمہ کو لمبا لٹکایا جاتا ہے۔ ایسے حیلے اور بہانے تلاش کئے جاتے ہیں کہ معاملہ لٹکتا چلا جائے۔ بعض کو اس لئے طلاق نہیں دی جاتی، پہلے میں کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں، کہ یہ خود خلع لے تاکہ حق مہر سے بچت ہو جائے، حق مہر ادا نہ کرنا پڑے۔ تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اصلاح کرو، اگر تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کے طلبگار ہو تو خود بھی رحم کا مظاہرہ کرو اور بیوی کو اس کا حق دے کر گھر میں بساؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وسیع رحم سے حصہ لینا چاہتے ہو تو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو۔

Limit of Haq Mehr:

Hazoor [aba] says: "Issues regarding Haq Mehr create many conflicts. We receive many cases in Qadha and on these occasions the situation becomes uncomfortable. Before the wedding, the family of the girl tries to secure the man by setting a large Haq Mehr. However, after the wedding, if conflicts arise and the marriage ends in divorce, men try to avoid paying it by making various excuses. At this point, the situation becomes very painful for the Jama'at system and for me because he will be punished if he does not pay the Haq Mehr. The Promised Messiah [as] has given very clear instructions in this regard. I can share with you that once someone asked him, "How much should the amount of Haq Mehr be?" **The Promised Messiah [as] said it should be set with the agreement of both parties. Both families should decide and agree upon the amount so that neither party is to blame at the end**. According to Islam, the Haq Mehr does not have to be set according to a particular amount written in the Hadith or in the other books of Fiqh (explanation of instructions). **There is no limit on Haq Mehr. It is meant to be according to the custom of the time set by people**."

[Friday Sermon November 25, 2005]

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حق مہر ایک ایسا معاملہ ہے جس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ قضاء میں بہت سارے کیس آتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر تو بڑی عجیب صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شادی سے پہلے لڑکی والے لڑکے کو باندھنے کی غرض سے زیادہ مہر لکھوانے کی کوشش کرتے ہیں اور شادی کے بعد اگر کہیں جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے، طلاق کی صورت ہو جائے، تو لڑکے بہانے بنا کر اس کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر نظام کے لئے اور میرے لئے اور بھی زیادہ تکلیف دہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں سزا بھی دینی پڑتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح ارشادات فرمائے ہیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کسی نے پوچھا مہر کے متعلق کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مہر تراضیٔ طرفین سے ہو، آپس میں جو فریقین ہیں ان کی رضامندی سے ہو جس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے۔ کوئی حد نہیں ہے مہر کی بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔''

An Important Note:

According to the Islamic law, there is no limit for Haq Mehr (dowry). It should remain within reasonable limits. It should not be so insignificant that the people should take it as a joke, nor it should be so high that it becomes burdensome upon the man. In Aḥmadiyya Muslim Community, it is usually fixed between six months to one year's worth of the income of the husband.

Moreover, Hazrat Khalifatul Masih V [aba] has put the limit at least $10,000 if the man lives in United States and wife is coming from Pakistan/India region.

اسلامی شریعت کے مطابق، حق مہر کی کوئی حد نہیں ہے۔ اسے معقول حدود میں رہنا چاہئے۔ یہ اتنا معمولی نہیں ہونا چاہئے کہ لوگ اسے ایک مذاق کے طور پر لیں، اور نہ ہی یہ اتنا زیادہ ہونا چاہئے کہ یہ آدمی پر بوجھ بن جائے۔ جماعت احمدیہ میں حق مہر عام طور پر شوہر کی آمدنی کے چھ ماہ سے ایک سال کے درمیان طے کیا جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ میں رہائش پذیر لڑکوں کے لئے اگر ان کی شادی پاکستان انڈیا سے ہو رہی ہو تو کم از کم حد 10 ہزار امریکی ڈالرز مقرر فرمائی ہے۔